قتل اور اس کی سنگینی

اسلام کے معاشرتی / سماجی قوانین کی روشنی میں

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ
فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا

WF.org

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

قتل کی چار سزائیں: 3
ایک ناحق قتل ساری انسانیت کا قتل ہے: 4
عبادالرحمٰن کی پہچان: 4
رجم، قصاص اور ارتداد: 5
مومن کی عزت و حرمت کعبہ سے بھی زیادہ ہے: 6
اسلحہ سے اشارہ کرنا بھی منع ہے: 6
فرشتے لعنت بھیجتے ہیں: 7
قاتل کی عبادات قبول نہیں: 7
ناحق قتل کے مقابلے میں پوری دنیا کا مٹنا آسان: 8
حقوق العباد میں پہلا سوال: 8
قاتلوں کے سہولت کار: 9
شرک اور قتل کے علاوہ تمام گناہوں کی معافی: 9
ناحق قتل کے سب شرکاء جہنمی: 10
خلاصہ یہ ہوا کہ: 10

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے انسانی بالخصوص اسلامی معاشرے میں قتل وقتال کو حرام، مُوجبِ جہنم، مُوجبِ غضب، مُوجبِ لعنت اور مُوجبِ عذابِ عظیم قرار دیا ہے۔ مزید یہ کہ اس سے متعلقہ احکام قصاص ودِیت وغیرہ کا قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے تاکہ لوگ قتل جیسے بڑے اور بُرے جرم سے باز رہیں اور معاشرے میں فتنہ وفساد نہ پھیلنے پائے۔

قتل کی چار سزائیں:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

سورۃ النساء، رقم الآیۃ: 93

ترجمہ: اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوں گے اس کو اپنی رحمت سے دور کر دیں گے اور اسے سخت ترین سزا دیں گے۔

آیت مبارکہ میں جان بوجھ کر قتل کرنے والے کی سزا کے طور پر چار باتیں ذکر فرمائی گئی ہیں:

1: دائمی جہنم (تفصیل فائدہ کے عنوان سے ذیل میں ذکر کی جا رہی ہے)

2: اللہ کا غضب

3: اللہ کی لعنت (رحمت سے دوری)

4: سخت ترین عذاب (یعنی عام جہنمیوں کی نسبت زیادہ سخت عذاب ہو گا)

فائدہ: آیت مبارکہ میں ہے جان بوجھ کر قتل کرنے کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس کے تحت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: چونکہ ایمان سے وہ نفرت کرتا ہے یا قتل کو جائز سمجھتا ہے اس لیے کافر ہو گیا اور کفر کی سزا ہمیشہ کی جہنم ہے یا پھر اس سے لمبی مدت مراد ہے۔

ایک ناحق قتل ساری انسانیت کا قتل ہے:

ناحق قتل انہی گھناؤنے کاموں میں سے ایک ہے جس کی وجہ سے معاشرہ تباہ ہوتا ہے اس لیے ناحق قتل کو گناہ کبیرہ قرار دے کر اسے پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ٹھہرایا گیا ہے۔ قرآن کریم نے واضح لفظوں میں یہ اعلان کیا ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ

سورۃ المائدۃ، رقم الآیۃ: 32

ترجمہ: جس نے کسی ایک بے گناہ کو قتل کیا یا زمین میں فساد برپا کیا گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا۔

عباد الرحمٰن کی پہچان:

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے اوصاف میں ایک وصف ”ناحق قتل سے اجتناب“ ہے۔ اللہ والے خود پُر امن ہوتے ہیں اور معاشرے کو بھی پُر امن

بنانے میں اپنا کردار ادا کرتے رہتے ہیں۔ وہ ہر ایسے کام سے دور رہتے ہیں جس کی وجہ سے معاشرے میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوتا ہو۔

وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ

سورۃ الفرقان، رقم الآیۃ: 68

ترجمہ: اور وہ ایسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرمت بخشی ہے۔

رجم، قصاص اور ارتداد:

شریعت نے معاشرے سے جرائم کے خاتمے کے لیے قتل کی درج ذیل چند صورتیں جائز قرار دی ہیں۔ جن کا اختیار اربابِ اقتدار کو سونپا ہے۔

نمبر1: رجم... یعنی جب کوئی شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت زنا کریں اور ان کا یہ جرم چار مردوں کی (فقہ اسلامی میں مقرر کردہ شرائط کے مطابق) گواہوں سے یا زنا کرنے والے مرد وعورت کے اعتراف وغیرہ سے ثابت بھی ہو جائے تو قاضی / جج ان کے بارے میں شرعی سزا رجم کی صورت میں نافذ کرے گا اور وہ یہ ہے کہ انہیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے۔

نمبر2: قصاص... یعنی جب کوئی شخص جان بوجھ کر کسی کو (ناحق) قتل کر دے تو ایسی صورت میں اس قاتل کو اس قتل کے بدلے میں قتل کر دیا جائے گا۔ یہ شرعی سزا ہے جو قاضی / جج نافذ کرے گا۔ ہاں مگر یہ کہ مقتول کے ورثا اس قاتل کو معاف کر دیں۔

نمبر3: ارتداد... یعنی جب کوئی شخص دین اسلام کو چھوڑ دے تو ایسا شخص شریعت کی نگاہ میں واجب القتل قرار پاتا ہے۔ قاضی / جج اسے شرعی قانون کے مطابق قتل کرا دے گا۔

مومن کی عزت وحرمت کعبہ سے بھی زیادہ ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ: مَا أَطْيَبَكِ وَأَطْيَبَ رِيحَكِ مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ! وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ حُرْمَةً مِنْكِ مَالِهِ وَدَمِهِ وَأَنْ نَظُنَّ بِهِ إِلَّا خَيْرًا

سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:3932

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبۃ اللہ کا طواف فرما رہے تھے اسی دوران آپ نے کعبہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے کعبہ! تو کتنا اچھا ہے! تجھ سے مہکنے والی خوشبو کتنی ہی اچھی اور عمدہ ہے! تیری عظمت و مرتبت کس قدر بلند ہے! تیری عزت و حرمت کس قدر زیادہ ہے! (لیکن تیری ان تمام تر عظمتوں کے باوجود) اس ذاتِ برحق کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میں محمد کی جان ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں مومن کی جان ومال کی حرمت تیری حرمت سے کہیں زیادہ ہے۔ ہمیں مومن کے بارے میں ہمیشہ نیک گمان ہی رکھنا چاہیے۔

اسلحہ سے اشارہ کرنا بھی منع ہے:

عَنْ هَمَّامٍ رَحِمَهُ اللهُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ.

صحیح البخاری، رقم الحدیث:7072

ترجمہ: حضرت ہمّام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک سنا: تم میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف اسلحہ (آلۂ قتل) سے اشارہ نہ کرے اس لیے کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ شیطان اس کے ہاتھ کو ڈگمگادے اور وہ ناحق قتل کرنے کی وجہ سے جہنم میں جاپڑے۔

فرشتے لعنت بھیجتے ہیں:

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ رَحِمَهُ اللهُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ.

صحیح مسلم، رقم الحدیث:6759

ترجمہ: معروف تابعی حضرت امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے اس پر فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس اشارہ کرنے کو چھوڑ نہیں دیتا اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

قاتل کی عبادات قبول نہیں:

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.

سنن ابی داود، رقم الحدیث:4272

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے کسی مومن کو (ناحق) قتل کیا پھر اس قتل پر خوش بھی ہوا تو اللہ تعالی اس کی نفل اور فرض عبادت قبول نہیں فرمائیں گے۔

ناحق قتل کے مقابلے میں پوری دنیا کا مٹنا آسان:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَزَوَالُ الدُّنْیَا أَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

جامع الترمذی، رقم الحدیث: 1315

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے (ناحق) قتل ہونے سے پوری دنیا کا تباہ ہو جانا اللہ تعالی کے ہاں معمولی حیثیت رکھتا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَزَوَالُ الدُّنْیَا جَمِیْعًا أَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ دَمٍ یُسْفَكُ بِغَیْرِ حَقٍّ.

شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث: 4960

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی کے ہاں کسی شخص کے ناحق قتل ہونے سے پوری کائنات کا ختم ہو جانا معمولی حیثیت رکھتا ہے۔

حقوق العباد میں پہلا سوال:

عَنْ شَقِیْقٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ فِی الدِّمَاءِ.

صحیح البخاری، رقم الحدیث: 6533

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کے مابین سب سے پہلے خون خرابے (قتل و قتال) کا فیصلہ سنایا جائے گا۔

قاتلوں کے سہولت کار:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ وَلَوْ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ۔

سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 2620

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کے ناحق قتل میں سہولت کار بنا اگرچہ وہ معاونت بالکل معمولی درجے کی (ایک بات کی حد تک) بھی ہو تو وہ شخص (قیامت والے دن) اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) لکھا ہوا ہو گا کہ یہ شخص اللہ کی رحمت سے مایوس رہے گا۔

شرک اور قتل کے علاوہ تمام گناہوں کی معافی:

عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا۔

سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 4272

ترجمہ: حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے خاوند ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا:

اللہ تعالیٰ اگر چاہیں تو (گناہ گاروں کے) تمام گناہوں کو معاف فرما دیں سوائے اس گناہ گار کے جس نے شرک کیا یا کسی مومن کو جان بوجھ (اور بغیر شرعی اجازت کے حلال اور جائز سمجھ کر) کر قتل کیا۔ یعنی مشرک اور ایسے قاتل کو اللہ کبھی بھی معاف نہیں فرمائیں گے۔

ناحق قتل کے سب شرکاء جہنمی:

عَنْ أَبِي الْحَكَمِ الْبَجَلِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللهُ فِي النَّارِ.

جامع الترمذی، رقم الحدیث:1318

ترجمہ: حضرت ابو الحکم البجلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے سنا وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے تھے کہ اگر (بالفرض) تمام آسمان والے اور زمین والے کسی ایک مومن کے قتل میں شریک ہو جائیں تو یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں ڈالیں گے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ:

1. ناحق قتل کرنا شریعت میں حرام ہے اگر کوئی شخص شرعاً ناحق قتل کو حلال سمجھتا ہے تو فقہاء کرام رحمہم اللہ کی تصریحات کے مطابق کافر ہو جاتا ہے۔
2. ناحق قتل کی چار سزائیں: دائمی جہنم، اللہ کا غضب، اللہ کی لعنت اور سخت ترین عذاب کی صورت میں قرآن کریم میں مذکور ہیں۔
3. ایک ناحق قتل پوری انسانیت کو قتل کرنے کے برابر گناہ ہے۔

4. اللہ کے نیک بندوں کی صفت یہ ہے کہ وہ ناحق قتل نہیں کرتے۔
5. عام حالات میں اربابِ اقتدار کے لیے قتل کی تین صورتیں جائز ہیں: رجم، قصاص، ارتداد۔
6. اللہ تعالیٰ کے ہاں مومن کی عزت کعبۃ اللہ سے بڑھ کر ہے۔
7. اسلحے اور ہتھیار سے اشارہ کرنا جائز نہیں جو یہ کام کرتا ہے اس پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔
8. قاتل کی عبادات اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتیں۔
9. ناحق قتل کے مقابلے میں ساری دنیا کا مٹ جانا آسان ہے۔
10. قیامت کے دن حقوق العباد میں سب سے پہلے قتل ناحق کا حساب ہو گا۔
11. قاتلوں کے سہولت کار قیامت کے دن اللہ کی رحمت سے مایوس کر دیے جائیں گے۔
12. شرک اور قتل کے علاوہ تمام گناہوں کی معافی کا امکان ہے۔
13. اور اگر کسی کو ناحق قتل کرنے میں تمام آسمان و زمین والے مل کر شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں ڈالیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پورے معاشرے کو بالخصوص وطن عزیز پاکستان کو دہشت گردی، قتل و قتال اور فتنہ و فساد جیسی لعنت سے محفوظ فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

والسلام

محمد الیاس گھمن

پیر، 12 اکتوبر، 2020ء